

وَمَا آتَاكَ مِنْ شَيْءٍ فَلْيَكُنْ لَهُ عَشْرَةَ كُنُوفٍ

احمد لاوليه الصلوة على خير البرية سادى برت مى مقاله در استبداد و دامن صدام قاروى و سنان بخايدى بنو



باسمى سميع سمى الدين تاجر كتب لاجود بازار شميرى

مطبعه في صنع كركند  
درها ضد لاهو مطبوع

۳۳۱۹۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله نزلہ ولستعینہ ونستغفرہ ولتؤمن بہ وننزل علیہ نعوذ  
 باللہ من شرہم انفسنا ومن سبائت اعمالنا من یدہا اللہ فلا مضل لہ  
 ومن یضلل فلا ہادی لہ شہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ و  
 ان محمداً عبده ورسوله الذی ارسل الی الناس كافة بشیراً ونذیراً صلی اللہ علیہ  
 وآلہ واصحابہ وازواجہ وذعلاتہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً  
 اما بعد محی الدین تاجرت لاہور گزارش کرتا ہوں کہ ان نون جناب مولوی غلام قادر صاحب  
 اور مولوی فیض الدین صاحب المعروف بغدادی حنفی مذہب کے علمائے مباحثہ ضلع سیالکوٹ  
 کے باب میں ایک اشتہار سمجھی ہمدھام قادیانی نان بغدادی چھپوایا ہے شہر شہر اور کوچہ  
 کوچہ پھیلایا ہے عوام کو بہکایا ہے انکو خواہ مخواہ کا خوش دلایا ہے طرح کا جھوٹا سہیں ملا دیا ہے  
 نقل شہر بہر تنہا پیش قاضی ردی راضی آئی۔ اصل مال اور ٹھیک ٹھیک قصہ اس مباحثہ کا  
 اخبار و کٹوریہ پیر سیالکوٹ میں ان حضرات کے اشتہار سے پہلے چپ چکا ہے مہتمم اخبار مذکورہ منشی  
 گیان چند صاحب ہندو میں نہ مودعہ مسلمانوں سے انکو کچھ غرض ہے اور نہ مقلدین سے ان کو  
 کچھ تعلق ہے صریح اصل مباحثہ کی حقیقت گزری تھی بے کم و کاست ادھون کے دیج اخبار  
 کردی ہے اور نقل انکی حرف بحرف اس سارے کے اخیر میں دیج ہے جو شخص ان حضرات کے  
 اشتہار اور اس اخبار کا مقابلہ کرے گا زمین آسمان کا فرق نہیں دیکھیگا۔ اب میں پہلے ان  
 اعتراضات کا جواب معروض نقل میں لاتا ہوں جو کہ کتاب تقویت الایمان مؤلف مولوی محمد علی صاحب

علیہ الرحمۃ والعقراں پر ان حضرات نے اپنی اشتہار میں مرج ذلے میں سوسن لکھی پہلا اثر منظر  
 ذرۃ خجریہ لایا یہ جو کتاب تقویت الایمان کو نامی میں جب تک تقویت الایمان والیکہ الایمان سلام  
 ثابت نہ کر لیں تب تک امت محمدیہ میں محبوب انہیں ہو سکتے ہیں چنانچہ تقویت الایمان لے کی  
 تکفیر پر فتوے علماء حرمین شریفین سند و کتاب موجود ہیں امت محمدیہ میں جب مقصود ہو گا کہ  
 صاحب تقویت الایمان کے تکفیر کے قائل ہوں جواب باطل است آنچہ مدعی گوید مؤلف  
 تقویت الایمان لایا مولوی محمد اسماعیل شہید رئیس الموحیدین علیہ الرحمۃ والعقراں عالم حقانی حافظ کلام  
 ابنی حاجی الحرمین الشریفین قاض بنیان کفر و شرک و بدعت باعث احیاء سنت حامی دین  
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے لاکہوں آدمی انکا عقد و بیعت سن کر اور انکی  
 کتاب تقویت الایمان وغیرہ کو دیکھ دیکھ کر عقائد شرک و بدعت و گور پرستی سے تاب ہو گئے  
 پھر مسلمان ہو صریح سنت بنی اور ہمارا فاسق دائم الخمر اور زانی بدکار وغیرہ انکی محبت کی برکت  
 سے بڑی نیکیجت پارسا اور صلح ہو گئے لیکن تعجب ہو کہ یہ حضرات ایسے بزرگ اور ولی اللہ کو کافر  
 کہہ دالے اتنا انہیں تعجبے گا اگر وہ اللہ کے نزدیک مسلمان ہیں کافر نہیں ہیں تو اس کہنے سے  
 ہم خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ بخاری میں روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یا  
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نہمت کرے کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ نہمت  
 کرے کسی کو کفر کی اگر کہ پہر تا پہر کلمہ کفر و فسق کہے دے پر اگر نہ ہو یا اسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اسطرح کا اور  
 بخاری اور مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ کہاں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جو شخص لپکا کسی شخص کو ساتھ کفر کے یا کہے دشمن خدا کے اور انہیں ہے وہ شخص اسطرح کا  
 مگر کہ رجوع کرنا ہو کفر یا خدا کا دشمن ہونا اسی پر یعنی وہ شخص آپ کا فراد و دشمن خدا کا چلتا ہو  
 اور طرفہ یہ ہو کہ آپ لوگ حنفی ہیں حنفی مذہب والوں کے نزدیک بحالت میں کریمہ علیہ السلام  
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو اسوج حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ناحق  
 قتل کر ڈالا تھا اس کو کافر کہنا اور اسی لعنت کرنی منع ہے تو پھر خدا جانے آپ کیا سمجھ کر

یہ حدیث صحیحہ ہے  
 میں نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہے  
 والیبت و اس کے بعد  
 میں نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہے  
 میں نے اپنے ہاتھ سے لکھی ہے

مولوی محمد اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ کو بے دھڑک کافر کہہ دیتے ہیں اور حشر کے دن خدا تعالیٰ کے  
 سامنے جانیسے نہیں ڈرتے ہیں دیکھو شرح فقہ اکبر تفسیر ماعلی قاری حنفی چاہا  
 دہلی مطبوعہ مطبع حنفی کے صفحہ ۸ میں لکھا ہے وَائِمَا خَلَقُوا فِي يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حَتَّى دُكِرَ فِيهِ  
 انْخِلَاصُهُ وَغَيْرُهُ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اللَّغْوُ عَلَيْهِ اَيُّ وَلَا عَلَى الْيَزِيدِ وَلَا عَلَى الْحِجَاجِ لَاَنَّ  
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّى عَنْ لَعْنِ الصُّلَّيْنِ وَهَمَّكَانَ مِنْ أَهْلِ الْقِتْلَةِ يَسْنُ اوردوا  
 اسکے نہیں کہ اختلاف کیا ہے (علمائے) یزید بن معاویہ کے (کافر کہنے میں) یہاں تک ذکر  
 کیا خلاصہ وغیرہ میں کہ تحقیق نہیں لائق ہے لعنت کرنی او سپر یعنی نہ یزید پر نہ حجاج (بن یوسف)  
 پر ایسی کہ بنی صل اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے نمازیوں پر لعنت کرنے سے اور اون لوگوں پر  
 لعنت کرنے سے جو اہل قبلہ ہوں یعنی جو لوگ قبلہ کی طرف نہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور  
 نیز شرح فقہ اکبر چاہا ذکر کے صفحہ ۸۸ میں لکھا ہے اَنَّ الرَّضِيَ يَقْتُلُ الْفُجُورَ لَيْسَ  
 بِكَفَرٍ لِمَا سَبَقَ مِنْ اَنْ قَتَلَهُ لَا يَرْجِبُ الْخُرُوجَ عَنِ الْاِيْمَانِ بَلْ هُوَ فَوْقُ وَخُرُوجٌ عَنِ الطَّاعَةِ  
 اِلَى الْفَضِيكَاتِ يَسْنُ تَحْقِيقُ رَاضِي ہونا ساتھ قتل حسین کے نہیں ہے مگر اس چیز کے کہ  
 گذر اس سبب سے قتل کرنا اور اسکا امام حسین کو واجب نہیں کرتا نکل جانے کو ایمان سے  
 بلکہ وہ فسق ہے اور نکل جانا طاعت کی طرف گناہ کے اور شرح فقہ اکبر چاہا ذکر  
 کے صفحہ مذکور میں لکھا ہے وَلَا يَحْتَقِقُ اَنْ اِيْمَانُ يَزِيدَ مُحَقَّقٌ وَلَا يَنْبَغِي كُفْرُهُ وَلَا يَنْبَغِي  
 قَتْلُهُ فَضْلًا عَنْ دَلِيلٍ قَطْعِيٍّ فَلَا يَجُوزُ لَعْنُهُ مُخْصُوصًا يَسْنُ اور پوشیدہ نہیں ہے  
 تحقیق ایمان یزید کا محقق ہے اور نہیں ثابت ہوتا کفر اسکا ساتھ دلیل حق کے  
 برٹھ کر دلیل قطعی سے پس نہیں جائز ہے لعنت کرنا اسکو خاص کے اور قماوے پر نہ  
 مطبوعہ مطبع حامی چاہا لاہور کے صفحہ ۸ میں لکھا ہے در شرح لایہ گفتہ کہ لعنت و دُشام  
 کردہ نشود نہ بدر ابر اسم کہ حال معلوم نیست اگر یقین شود کہ اگر کردہ اگر مستحل بودہ  
 کافر شود و الا نہ قتل غیر بن کفر نیست و اگر اگر کردہ بجز دگمان تفسیر کردہ و علی اللہ تعالیٰ

یہی کہا شرح لاسیہ میں کہ لعنت اور گالی نہ دی جاوے نزدیک کو صحیح تر مذہب بھی ہے کیونکہ  
 حال اسکا معلوم نہیں اگر یقین ہو جاوے کہ اسنے حکم کیا تھا ان کے قتل کرنے کا حکم  
 جانتا تو کافر ہوگا ورنہ نہیں اسلئے کہ قتل کرنا غیر ہے کو کفر نہیں ہے اور اگر (اسنے) حکم نہیں کیا  
 قتل کرنے کا تو بجز دگمان کے اسکو فاسق نہ جانا جاوے اور اسپر بہین محقق لوگوں اور  
 مولوی عبداللہ صاحب لاہوری کی تصنیف باران النواہر چاہیہ لاہور کے صفحہ ۷ میں لکھا  
 ہے لعنت کرن نزدیک نہ آئی کبھی تھی رسولؐ + وہ سلم آستان لازم نہیں کیونکہ چاہو  
 عدول سبحان اللہ جس شخص کی صحبت اور وعظ اور نصیحت کی برکت سے لاکھوں آدمی عقائد پر  
 و بدعت و گور پرستی سے تائب ہو کر پکے مسلمان موجود جمع سنت بن گئے تہو وہ تو ان حضرات  
 کے نزدیک کافر ٹھہرا اور جس شخص نے امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما پیغمبر صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے نواسوں کو قتل کر ڈالا تھا اسکو کافر کہنا درست نہ ہوا حاصل یہ کہ ضد  
 کا انجام بد ہے اچھا نہیں ہے۔ اب جانتا چاہیے کہ مولوی محمد اسماعیل کے حقیقین علماء  
 حرمین کا کوئے فتویٰ نہیں ہے یہ محض انہیں حضرات کی بناوٹ اور خانہ ساز بات ہے  
 البتہ یہ بات تو ہم جہ مدت سے سنتی ہیں کہ ہند کے بعض متبعین نیم ملاحظہ ایمان کیونکہ  
 چکنے چڑے نان و فلیک کہا نے والوں نے اولیٰ کفر پر اپنا دوسیاہ کیا ہے لیکن آپ لوگوں کو  
 شاید یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ ہند ہی کے بڑے بڑے صلحا نے انکے بڑے اور فضیلت  
 کے باب میں کئی فتوے لکھیں چنانچہ اوہین میں سے تین فتوے ہرے رستم  
 کے پاس بھی اس وقت موجود ہیں جو دیکھنا چاہے دیکھ لے اور ان حضرات نے  
 جو ہکو فرقہ خدیہ لاندہ یہ لکھا ہے یہ بھی انکا ہمہ بیتان ہے ہم میں سے کسی نے خجک  
 نہ نجد کو دیکھا اور نہ ہم نجد والوں کو جانتے ہیں اور ہم لاندہ یہ بھی نہیں ہیں ہم  
 محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذہب کہتے ہیں اور اوہین کے حکم پر چلتے ہیں  
 اولاد وہین کا کلمہ پڑھتے ہیں قتل مشہور ہے جو حکا کہا نے اوسکا نام لگائے

۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

بہلا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اپنے باپ کا بیٹا نہ کہلائے اور کسی کا بیٹا کہلائے تو کیا لوگ اسکو  
 دانا سمجھیں گے ہرگز نہیں بلکہ ایسے شخص کو لوگ بڑا نادان سمجھیں گے پھر بڑے افسوس کی بات ہے  
 کہ آپ لوگ کلہ توڑ پھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور امت بھی انہیں کی کہلا میں لیکن پھر  
 آپ کو محمد ہی نہ کہا وہین حقیقی ہی کہلا دین بلکہ محمد ہی کہلانے سے بڑا نادین کیا شتر کے دن  
 خدا کے سامنے بھی یہی کہو گے کہ ہم محمد ہی نہیں میں خفی میں سے کیا خیر کرتے ہو ایسی  
 بوجہ پر ہر دو کے محشر میں ایسی سوچ پر یہ دو مسر اعتراض تقویت الایمان مطبوعہ فاروقی  
 دہلی کے صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ یقین کر لینا چاہیے کہ ہر مخلوق کیا بڑا کیا چوٹا خدا کی شان کے لگے  
 چاہے بھی ذیل ہے جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ اس عبارت میں خصوصیت رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہرگز نہیں ہر ان حضرات نے اس عبارت سے تخصیص رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکر سمجھے اس میں لفظ مخلوق ہی عام ہے اور قید ہوئے بڑے  
 بھی اس کے موم پر زیادہ تر تائید کرنے والے موجود ہے پھر اس سے خاص آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک مراد لینا بے دلیل بات اور تخصیص بلا تخصیص ہے دوم اہل  
 لسان کے محادثات میں اکثر ایسی باتیں ہوا کرتی ہیں جیسے کہ کہا کرتے ہیں کہ اللہ کے لئے  
 سب اعلیٰ وادنے برابر ہیں اور کہتے ہیں کہ حکام کے نزدیک چوٹے بڑے برابر ہیں اور باپ کے  
 سامنے سب صغیر و کبیر یکساں ہیں پھر کوئی ایسے ایسے بول چال پر یہ اعتراض نہیں کرتا کہ تم  
 نے بے ادبی کی اور اعلیٰ اور بڑے اور کبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا  
 سوم مولوی محمد اسماعیل کے اس عبارت کے لکھنے سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شان اور  
 عظمت اور جلال لوگوں کو معلوم ہو جاوے نہ کہ بے ادبی کے قصد سے ہو کیونکہ اگر ان کے  
 قول کو بے ادبی پر حمل کیا جاوے تو پھر کئی اور بزرگوں کی عبارتیں اس قسم کے کہلائی جاویں  
 گی جو کہ مولوی محمد اسماعیل کی عبارت سے بھی کئی درجہ بڑے ہیں دیکھو پہلا قول شیخ الشانخ  
 حضرت نظام الدین دہلی شہتی الملقب بزرگ زہد بخش دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب

قواۃ القواۃ میں فرماتے ہیں۔ ایمان کسے تمام نہیں ہوتا ہر خلق نزدیک اور چھین نہ ناپد  
 کہ بیشک شریعتی کسی شخص کا ایمان پورا نہیں ہو تا جب تک کہ تمام خلقت کو پروردگار کی شان  
 کے نزدیک الیاد سمجھ لیسے جیسے اونٹ کی میگنی۔ اب اگر آپ اس عبارت کو انصاف کی  
 آنکھوں سے دیکھیں تو خود بخود سمجھ لیں گے کہ حضرت نظام الدین صاحب کا یہ قول مولوی محمد اسماعیل  
 کے قول سے کئی درجہ بڑھ کر ہے۔ دوسرا قول حضرت امام محمد غزالی صاحب اپنی کتاب کیمیائی  
 سعادت میں لکھتے ہیں۔ اے عزیز اگر آدمی کی عاجزی اور نادانی کا تو حساب کرے تو ایک  
 ذرہ سی قدرت اور ذرہ سا علم جو درگاہ پر وہ اس عجز و جہل میں نیست و نابود ہو جائے گو کہ وہ  
 صدیق ہو یا پیغمبر پس یہی خالق علیوں سے پاک ہے جسکے علم کی نہایت نہیں اور جہل  
 کو رستہ جہل کو مداخلت نہیں انتہی اب غور سے دیکھیں کہ امام محمد غزالی صاحب کا قول  
 محمد اسماعیل کے قول سے کئی درجہ بڑھ کر ہے یا نہیں تیسرا قول حضرت شیخ سعدی شیرازی  
 رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب بوستان میں فرماتے ہیں **دل اندر صمد بایست**  
**بست** یہ کہ عاجز تر نہ از صنم ہر چہ بہت پیغمبر اپنے دل کو خدایتعالیٰ کے ساتھ لگانا چاہی  
 خدایتعالیٰ کے سوا جو چیز ہے سب عاجز ہے۔ دیکھیں حضرت شیخ سعدی کا یہ قول بھی مولوی  
 محمد اسماعیل کے قول سے بڑھ کر ہے کم نہیں ہو کیا اب آپ لوگ ان سب بزرگان دین کو بھی  
 معاذ اللہ انہیں کلمات سے زیادہ مانیں گے جو کہ مولوی محمد اسماعیل شہید کے حق میں صادر فرما رہے  
 ہیں غرض کہ حضرات معترف صاحبوں کی یا تو خوبی فہم ہے کہ تقویت الایمان کی اور عبارت  
 کا مطلب ہی نہ سمجھ سکے دیا دیدہ دانستہ اقرار کر لیا کہ برین عقل و دانش بایست  
 آپ لوگ تو بہت ہی چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا حیلہ نکل آوے کہ جسکے سبب لوگ قرآن  
 و حدیث پر عمل نہ کرنے پا دیں اور حق کو باطل اور باطل کو حق کر دیں لیکن خدایتعالیٰ  
 دین کا آپ نگہبان اور مددگار رہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ لوگوں سے کچھ بھی نہ ہو سکیگا اور  
 روز ہر روز موعیدیں بڑھتی ہی جاؤ گے حاصل یہ کہ ان سب بزرگان دین نے جو کچھ لکھا ہے

یہ عبارت فراموش نہ کرنا  
 مولوی محمد اسماعیل کے  
 قول سے کئی درجہ بڑھ کر ہے  
 امام محمد غزالی صاحب کا  
 قول سے کئی درجہ بڑھ کر ہے  
 امام محمد غزالی صاحب کا  
 قول سے کئی درجہ بڑھ کر ہے  
 امام محمد غزالی صاحب کا  
 قول سے کئی درجہ بڑھ کر ہے







بڑا دکھلا محکوم پر کیا محکوم میری عادتوں سے دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان پر  
 سے فرمایا کہ میں ذلیل ہوں یعنی پردہ کار کی عظمت اور شان اور بڑائی اور جلال کے ساتھ  
 میرا کچھ بھی قدر نہیں ہو اور یہ بھی فرمایا کہ محکوم میری آنکھوں میں چھوٹا یعنی تیری عظمت اور شان  
 اور بڑائی اور جلال کے سامنے میں اپنی آپ کو بڑا نہ سمجھوں چھوٹا سمجھوں اور یہ دونوں حدیثیں  
 اور تینوں آیتیں قرآن مجید کی صریح دلیل ہیں اس بات پر کہ مولوی محمد اسماعیل نے جو یہ لکھا ہے  
 کہ ہر مخلوق کیا بڑا کیا چھوٹا خدا کی شان کے آگے چار سو بھی ذلیل ہو یہ انکی خانہ زبات نہیں  
 ہو بلکہ یہ رضوان اسکا عین کلام اللہ اور حدیث کے موافق و مطابق جواب ہو جانا چاہیے کہ  
 کہ تمام موحیدین کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک جو مرتبہ اَوْفَیضِلَت اور بزرگی حضرت  
 پیغمبر خدا خاتم الانبیاء شفیع الذین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے وہ مرتبہ فضیلت اور  
 بزرگی مخلوق میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں لیکن اللہ جل جلالہ کی عظمت اور شان کے  
 سامنے خواہ پیغمبر ہو خواہ فرشتہ ہو کسی کو بھی مارنے کی طاقت نہیں اور یہی عقیدہ مولوی  
 محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور شاہد اسکی انکی کتاب میں موجود ہیں لیکن جتنے  
 دل اور آنکھوں پر خدا تعالیٰ نے ہر گزادی ہو وہ کب کی سنتے ہیں **قریم القرآن** کتاب  
 تقویت الایمان مطبوعہ مطبعہ مجتہبی دہلی کے معتمد میں لکھا ہے کہ اولیا اور انبیاء اور جن اور  
 شیطان اور ہوت اور پری میں کچھ فرق نہیں جواب آپ لوگوں نے تو یہاں وہ بات  
 کی جیسے کوئی شخص کسی کو آیت قرآن و کائنات کو الصلوٰۃ بنا کر یہ کہہ دے کہ خدا تعالیٰ نے  
 نے لوگوں کو نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور انتم اللہ کا راہی کو دیکھو ہی نہیں یہ حضرات اگر  
 تقویت الایمان کے آگے کچھ کی عبارت بھی اشتہار میں لکھ دیتے تو قسمی کھل جاتی اور  
 بیچارے عوام انکے دہوکے میں نہ آتے یہ چہ دلا دہرت و دزدے کہ بعض چراغ دار وہ  
 دیکھو تقویت الایمان کی پوری عبارت یہ ہے جو عزیزین اللہ نے اپنے واسطے خاص کہیں  
 ہمیں اور اپنے بندوں کے ذمہ پر نشان بندگی کے ٹھہرائے ہیں وہ عزیزین اور کسیکے

یہاں  
 پر  
 ہے  
 یہاں  
 پر  
 ہے

واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اُسکے نام کا جائز کرنا اور اسکی منت ماننی اور مشکل کبوت پر لگانا  
 اور ہر جگہ حاضر و غاظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سوائے باتوں سے شرک ثابت ہو  
 جاتا ہو گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہے سمجھے اور اُسکی مخلوق اور اُسکیا بندہ اور اس بات میں  
 اولیا و انبیاء میں اور جن شیطان میں اور بہوت اور پرسی میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے  
 کوئی یہ معاملہ کر لیا مشرک ہو جاویگا خواہ انبیاء و اولیاء سے کہے خواہ پیرون و شہید و  
 خواہ بہوت و پرسی سے یعنی اگر کوئی بتوں کو پوجے گا تو بھی مشرک ہو جاویگا اور اگر کوئی  
 پیغمبر کو پوجے گا تو بھی مشرک ہو جاویگا چنانچہ اللہ صاحب ہے جیسا بت پوجنے والوں پر غصہ کیا ہے  
 ویسا ہی یہود و نصاریٰ پر حالانکہ وہ لوگ اولیا و انبیاء سے یہ معاملہ کرتے تھے انتہی اب  
 میں واسطے ثبوت اس بات کے کہ تقویت الایمان کی جس عبارت پر ان حضرات نے غرر  
 کیا ہے وہ قرآن اور تغیر و تنوع کے موافق و مطابق ہے لیکن یہ حضرات تو قرآن اور تغیر و  
 کی طرف دیکھتے ہی نہیں انکو کیا معلوم ہے کہ بنید پر روزِ خیر چشمِ چشمہ آفتابِ راجہ گاہ  
 و کبریتِ آیتِ پہلی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں وَكَانَ يَمْزُقُهُمْ مِنْ تَحْتِهَا  
 الْمَلَائِكَةُ وَالْأَنْبِيَاءُ كَانُوا يَمْزُقُهُمْ بِالْأَفْوَجِ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ یعنی اور نہ یہ  
 ہو تم کو کہ ہزار و فشتون کو اور نبیوں کو رب کیا تم کو کفر سکھاویگا بعد اس کے کہ تم مسلمان  
 ہو چکے آیت دوسری فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں قُلْ أَدْعُوا إِلَيْنَا  
 أَدْعُكُمْ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشَفَ الضُّبُورَ عَنْكُمْ وَالْأَفْئِدَةَ لَكُمْ بِهَا نَارٌ وَجْهٌ  
 ہو سوائے خدا کے سو نہیں اختیار رکھتے کہ تکلیف کہو لایں تم سے نفسِ معامالتِ انبیاء  
 میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ کہا بن عباس اور مجاہد نے مراد اللہ تعالیٰ کے  
 مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ سے حضرت عیسیٰ اور انکی مائے اور غیر علیہم السلام اور فرشتے اور سورج اور  
 چاند اور تار و پود میں اور تفسیر ضیاء و تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر  
 البیہقین اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد اللہ تعالیٰ کی من دونہ سے حضرت

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

عیسوی اور غیر علیہم السلام میں۔ اور نیز تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد  
اللہ تعالیٰ کی من دونہ سے بت نہیں ہیں یعنی مراد اس سے حضرت عیسیٰ اور غیر  
علیہم السلام اور فرشتے ہیں **تیسری** آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ کہف میں الحسب  
الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من ذوی اولیاء انا اعتدنا لکھن لکھن  
نکست یعنی اب کیا سمجھتے ہیں منکر کہ ہزاروں میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی ہم نے کہا  
ہو دوزخ منکروں کی ہماری تفسیر علامین اور تفسیر فی السعود میں اس آیت کی تفسیر  
میں لکھا ہے کہ مراد اللہ تعالیٰ کے عبادی سے فرشتے اور حضرت عیسیٰ اور غیر علیہم السلام  
ہیں یہ تفسیر مضبوطی اور تفسیر مدارک میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد اللہ تعالیٰ کے عبادی  
فرشتے اور عیسیٰ علیہا السلام ہیں انتہی یقینوں ابتدائی ران سب تفسیر کی عبادتین معج دلیل میں اس بات پر  
سورہ خدا کو کسی پیغمبر کو جو خواہ شیعہ وغیرہ کو جو شرک ہو جائے اور انہیں بتوں اور انہیں تفسیر کی  
موافق و مطابق ہو تقویت الایمان کی یہ عبارت کہ اولیاء اور انہیں اور جن و شیطان بت و پری میں فرق نہیں  
یعنی انہیں خواہ کئی کیوں جو شرک ہو جاوے گا چوتھا اعتراض تقویت الایمان کے صفحہ ۳۳ میں  
لکھا ہے کہ سب لوگ پہلے اور پچھلے آدمی اور جن بھی سب ملکر جبریل اور پیغمبر ہو جائیں تو  
اُس ناک الملک کی سلطنت میں انکے حسب کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو شیططان  
اور دجال ہی سے ہو جائیں تو انکی کچھ رونق کھٹنے کی نہیں جو اب ان حضرات  
نے اگر عمر بہر میں ایک دفعہ حدیث کے کتاب کے کچھ بھی دیکھ لی ہوتی تو اس عبارت پر کبھی  
اعتراض نہ کرتے لیکن انہوں نے تو حدیث کے دیکھنے سے اپنی آنکھیں اور نیز کان  
بند کر لیے ہیں یہ کب حدیث کی کتاب دیکھتے ہیں **۵** آنکھیں اگر سہندھی میں تو پھر  
دن ہی رات ہر ۱۰۰۰ میں تصور کیا ہے بھلا آفتاب کا دیکھ لیجئے مولوی محمد اسماعیل  
نے یہ مسئلہ اس حدیث قدسی کے موافق و مطابق لکھا ہے جو کہ صحیح مسلم میں روایت  
ہو رہی درضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لے یا عباد

۱۰۰۰ میں تصور کیا ہے بھلا آفتاب کا دیکھ لیجئے مولوی محمد اسماعیل  
نے یہ مسئلہ اس حدیث قدسی کے موافق و مطابق لکھا ہے جو کہ صحیح مسلم میں روایت  
ہو رہی درضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لے یا عباد

کے لیے عبادت  
کے لیے عبادت  
ازدکری کے لیے عبادت  
مخبر وہ ہیں

لَوَانَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاَسْلَمَكُمْ وَجَعَلَكُمْ اَعْلَىٰ عَلَىٰ اَنْفِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ  
 مَا زَادَ اِلَّا فِي مَلِكٍ شَيْئًا يَّاعِلِي لَوَانَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاَسْلَمَكُمْ وَجَعَلَكُمْ اَعْلَىٰ عَلَىٰ  
 اَنْفِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا لَقِصَّ ذٰلِكَ مِنْ فُلْكَ شَيْئًا يَّاعِلِي اے بند میرے  
 اگر تحقیق لگے تمہارے اوپر کچھ تمہارے پورا آدمی تمہاری اور جن سے سب ملے ہوں اوپر بہت میرے  
 دل ایک شخص کے تم میں سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک میں کچھ (یعنی اگر تم نہایت  
 پر میرے کار ہو جاؤ یعنی جیسے پیغمبر میں ویسے ہو جاؤ) تو تمہارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی  
 اے بند میرے اگر تحقیق لگے تمہارے اوپر کچھ تمہارے اور آدمی تمہاری اور جن سے سب ملے ہوں  
 یعنی ملے ہوں اوپر بدترین دل ایک شخص کے تم میں سے (یعنی مانند شیطان کے ہو جاؤ)  
 تو نہ ناقص کرے میرے ملک میں سے کسی چیز کو اب غور و انصاف سے دیکھو مولوی محمد اسماعیل  
 کے قول اور حدیث شریف کے مطلب میں ذرہ فرق بھی نہیں ہے لیکن نقل مشہور ہے  
 اندھون کے سامنے روزنامہ اپنی آنکھیں کھولنا ہو اور امام محمد غزالی صاحب نے اپنی کتاب  
 کیمیائی سعادت میں لکھا ہے کہ ساتون آسمان اور ساتون زمین اسی کے دست قدرت  
 میں ہیں اگر تمام مخلوقات کو ہلاک کر ڈالے تو اسی بزرگی اور بادشاہی میں کچھ کمی نہ ہو جائے  
 گی اور اگر لاکھ عالم اور لحظہ ہر مین پیدا کرے تو پیدا کر سکتا ہے اور اس سبب اس کی عظمت  
 ایک ذرہ بھی بڑھ نہ جائے گی انتہی امام محمد غزالی صاحب کی یہ عبارت بھی تو مولوی محمد اسماعیل  
 کی عبارت کو مطابق ہی ہو کیا آپ انہر بھی کفر کا فتویٰ ہی دینگے بچاؤ اللہ تعالیٰ ایسے  
 برے عقیدے سے پاک چوہان عمر ارض تقویت الایمان کے صفوں میں لکھا ہے کہ خدا بڑے  
 ایک آن میں ہر نبیل و مجاہد جیسے کروڑوں پیدا کر ڈالے اسی فقرہ سے کسی طرح کا کفر نکلتا ہے  
 کہ یہ مضمون آیت شریف مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا اَحَدٍ مِّنْ رَّبِّهَا لَكُمُ وَلٰكِنْ تَرْسُوْلُ اللّٰهِ  
 وَخَاصَّةً الْبَشَرِیْنَ کے برخلاف ہو یعنی نہیں ہے محمد صلعم باپ کسی کا مردوں تمہاری میں سے  
 ولیکن پیغمبر خدا کا ہے اور ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا جب خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین فرمایا تو

دو حال ہو خالی نہیں خدا کو علم تھا کہ کوئی روح مثل رسول خدا کے ہو یا نہ تھا اگر علم خدا میں تھا تو کہنا خاتم النبیین کا کذب اور دعوغ ہوا۔ اور یہ کفر ہے اور اگر نہ تھا تو اب تقویت الایمان والا کہان ہو کہتا ہوں کہ خدایتعالیٰ محمد صلی علیہ وسلم جیسے کروڑوں پیدا کر ڈالے جو اب تقویت الایمان کے اس مضمون کے مطابق کلام اللہ کی آیتیں موجود ہیں آپ لوگ پہلے انکو اگر کلام اللہ میں سر نکال ڈالتے تو البتہ یہ اعتراض آپ لوگوں کا بجا ہوتا لیکن اب باوجود موجود ہونے آیتوں کے کون انکی سنتا ہو اور کون آپ کے کہنے کو بجا مانتا ہو پہلی آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسا میں اِنْ يَشَاءِ اللهُ هَبْكُمْ اَبْنَاءَ النَّاسِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا یعنی اگر چاہے تم کو اے لوگو اور اے آدمی اور فیکو اور ہر آدمی اسکے قادر و وسعی آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں اِنْ يَشَاءِ اللهُ هَبْكُمْ ذِیَّوْبَاتٍ مَّخْلُوْجٍ مِّنْ دُوْنِیْ مَا ذٰلِكَ عَلَیْكَ اللّٰهُ یَعْنِیْ اگر چاہے جو آدمی تم کو اور اے آدمی و خلقت نہی اور یہ اللہ پر مشکل نہیں تیسری آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں وَكَوْنُكُمْ لَكَعْبَةً لِّمَنْ تَشَاءُ مِنْ دُوْنِیْ اَعْنِیْ اور اگر چاہے تم ہم البتہ بھیجے ہم بیچ ہر بستی کے ڈرانے والا تفسیر کبیر میں اس آیت تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اور قدرت کے اس بات پر کہ ہر بیچ اللہ تعالیٰ کے بیچ ہر ایک بستی کے ڈرانے والا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی البتہ اور قول اللہ تعالیٰ کا وَكَوْنُكُمْ لَكَعْبَةً لِّمَنْ تَشَاءُ مِنْ دُوْنِیْ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ سبحانہ نہ بھیجے گا بیچ ہر بستی کے ڈرانے والا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں جابجا فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے یعنی جو چاہے سو کر سکتا ہے سو اگر بقول مقرر صاجون کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل جیسے کروڑوں پیدا کر سکتا تو یہ قادر نہ تھا اور جب ہوتا کہ اگر پیدا کر سکتا تو سب سے عقیدے والا آیت قرآن اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا صاف صاف انکار کرتا ہے اور یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اگر وہ چاہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

یہاں یہ بات چاہیے کہ تقویت الایمان والا کہان ہو کہتا ہوں کہ خدایتعالیٰ محمد صلی علیہ وسلم جیسے کروڑوں پیدا کر ڈالے جو اب تقویت الایمان کے اس مضمون کے مطابق کلام اللہ کی آیتیں موجود ہیں آپ لوگ پہلے انکو اگر کلام اللہ میں سر نکال ڈالتے تو البتہ یہ اعتراض آپ لوگوں کا بجا ہوتا لیکن اب باوجود موجود ہونے آیتوں کے کون انکی سنتا ہو اور کون آپ کے کہنے کو بجا مانتا ہو پہلی آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسا میں اِنْ يَشَاءِ اللهُ هَبْكُمْ اَبْنَاءَ النَّاسِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا یعنی اگر چاہے تم کو اے لوگو اور اے آدمی اور فیکو اور ہر آدمی اسکے قادر و وسعی آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ ابراہیم میں اِنْ يَشَاءِ اللهُ هَبْكُمْ ذِیَّوْبَاتٍ مَّخْلُوْجٍ مِّنْ دُوْنِیْ مَا ذٰلِكَ عَلَیْكَ اللّٰهُ یَعْنِیْ اگر چاہے جو آدمی تم کو اور اے آدمی و خلقت نہی اور یہ اللہ پر مشکل نہیں تیسری آیت فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں وَكَوْنُكُمْ لَكَعْبَةً لِّمَنْ تَشَاءُ مِنْ دُوْنِیْ اَعْنِیْ اور اگر چاہے تم ہم البتہ بھیجے ہم بیچ ہر بستی کے ڈرانے والا تفسیر کبیر میں اس آیت تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اور قدرت کے اس بات پر کہ ہر بیچ اللہ تعالیٰ کے بیچ ہر ایک بستی کے ڈرانے والا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی البتہ اور قول اللہ تعالیٰ کا وَكَوْنُكُمْ لَكَعْبَةً لِّمَنْ تَشَاءُ مِنْ دُوْنِیْ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ سبحانہ نہ بھیجے گا بیچ ہر بستی کے ڈرانے والا مثل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں جابجا فرمایا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ اوپر ہر چیز کے قادر ہے یعنی جو چاہے سو کر سکتا ہے سو اگر بقول مقرر صاجون کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل جیسے کروڑوں پیدا کر سکتا تو یہ قادر نہ تھا اور جب ہوتا کہ اگر پیدا کر سکتا تو سب سے عقیدے والا آیت قرآن اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا صاف صاف انکار کرتا ہے اور یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ اگر وہ چاہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

کتاب التوحید  
جلد دوم  
صفحہ ۱۴

جبریل جیسے کردون پیدا کر ڈالے اسکو اس بات کی بیشک قدرت ہو لیکن وہ چاہتا نہیں اور جبریل  
حضرت معترض صاحبوں نے لکھا ہے کہ یہ مضمون یعنی تقویت الایمان کی عبارت آیت شریفہ کا کئی  
محمد اکابر میں سے بجا لکھ کر لکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف ہے یعنی نہیں  
ہے محمد باب کیسے مردوں تمہارے میں سے ہو لیکن یہ غلط ہے اور ختم کرنے والا تمام نبیوں کا اس  
آیت میں یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل جیسے کردون پیدا  
کرنے کی قدرت ہے نہیں بلکہ اسکا مطلب تو یہ ہے کہ بعد صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں اور  
کوئی پیغمبر نہیں آئے گا اور یہ وعدہ اللہ کا بیشک سچا ہے اور ہمارا اس پر ایمان نہ رہا کہ بعد رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں اور کوئی پیغمبر نہیں آئے گا لیکن ہم نہیں کہتے کہ خدا تعالیٰ کو اس بات  
کی قدرت ہے نہیں دیکھو امام محمد غزالی صاحب اپنی کتاب کیمیای سعادت میں فرماتے ہیں  
سنانوں آسمان و سنانوں زمین اُسکے دست قدرت میں ہیں اگر تمام مخلوقات کو ہلاک کر ڈالے تو  
اُسکی بزرگی اور بادشاہی میں کچھ کمی نہ ہو جائیگی اور اگر لاکھ عالم اور ہر لمحہ ہر مین پیدا کرے تو پیدا کر سکتا  
اور اس سبب اُسکی عظمت ایک ذرہ بھی بڑھ نہ جائے گی اور کہا شیخ فرید الدین عطار نے  
پند نامہ میں سے دست سلطان ہر چہ خواہد کند + عالمے را در دے دیوان کند  
یعنی وہ بادشاہ ہر جو کچھ چاہے وہ کرے + تمام جہان کو ایک دم میں ویران کرے اور  
فرمایا طے ہے جہان بر ہم وند + کس نے آر د کہ آنجا دم زند + یعنی اگر وہ چاہے  
تو آگ لگھ جھکنے میں جہان کو بر ہم کر دے + کیسے طاقت نہیں کہ اُسکے حکم میں ہمارے چھٹا  
اعترض آمین پکارنا آیات قرآنی کے برخلاف ہے جواب نماز میں یہ کہیں کہا  
نہ قرآن کی کسی آیت سے ثابت ہو اور نہ کسی حدیث صحیح سے بلکہ پکار کر کہنا اسکا اتحاد  
صحیح سے مثل آفتاب کی روشن اور ظاہر ہے اور یہ مسئلہ مع جواب اعتراضات مخالفین  
ہم نے اپنی کتاب الطفر البین فی رد مقالات المقلدین میں مفصل لکھ دیا ہے جسکو  
دیکھنا منظور ہو اس میں سے دیکھ لے سنا تو ان اعتراض رسالہ اظہار الحق پر حسین

موحیدین لاہور د امرتسر دہلی وغیرہ کے مہری فتوے موجود ہیں اسکے صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے کہ ہندو  
 شام کا جو مشہور ہے بنانا اسکا ساہتہ میرا یہ سحر اور یا خباب سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے  
 پاس پھر انکے پاس سے پس کہا یا آنحضرتؐ نے اوسے اور نہ پوچھا اوسے جواب الٹا چوکھٹو ال  
 کوڈنڈ ۱۰ ہندو راشٹر مین اراکانل مین ۱۰ رسالہ اظہار الحق مین علماء موحیدین کے فتوے  
 دہج مین انہیں سے یہ فتوے علماء موحیدین سے کسی کا بھی نہیں ہے بلکہ یہ تو خاص مولوی عطاء  
 صاحب ہوشیار پوری خفی المذہب کے علماء کا فتوے ہے اور جس کتاب سے انہوں نے یہ مسئلہ نقل  
 کیا ہے وہ کتاب غایتہ الاوطار قرة العین کی شرح فتح المعین فقہ کی کتاب ہے اور یہ مسئلہ اسکا لغو  
 اور مردود ہے موحیدین میں سے کوئی بھی اسکا قائل نہیں انکا عمل تو قرآن اور حدیث صحیحہ پر ہے وہ اسے  
 زائل اور خرافات کے کب قائل ہوتے ہیں یہ محض انہیں حضرات کی بیچارے غریبہ حیل  
 پر ہمت کٹری کی ہوئی ہے اور اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ رسالہ اظہار الحق کے اخیر میں توکل  
 علماء کی مہرین میں خاص اکیلے مولوی عطاء محمد کی انہیں توجواب یہ کہ اول تو ہجرت سال  
 اظہار الحق میں سے اس فتوے کو بغیر غور و ایمان و انصاف دیکھ لیں وہ خود بخود سمجھ لیں گے  
 کہ یہ فتوے خاص مولوی عطاء محمد صاحب مذہب کا ہی ہے علماء موحیدین میں سے کسی شخص  
 کا نہیں ہے دوم یہ رسالہ علماء لاہور دہلی وغیرہ کے پاس مرتب ہو کر پیش نہیں ہوا بلکہ  
 علمہ سوال مستقل ان کے پاس پہنچے اور ان کے جوابات انکی طرف سے لکھے گئے جنکو خان صاحب  
 مؤلف رسالہ نے رسالہ میں شامل کر دیا علماء لاہور دہلی وغیرہ نے نہ کوئی فتویٰ منسوخ  
 رسالہ قبل طبع کے انکے سے دیکھا اور نہ اسپر مہر کی واللہ علی ذلک الشہید و کف  
 بد شہید اور عیسا کا کتاب غایتہ الاوطار قرة العین کی شرح فتح المعین حنفیہ کی کتاب  
 کا یہ مسئلہ ہے اسے کے ساتھ ملتا جلتا ایک مسئلہ حنفیہ کا یہ بھی ہے دیکھو غایتہ الاوطار  
 ترجمہ روو در المختار میں لکھا ہے وَكَوَاكِبُ النَّجْمِ سَمٌ وَعَيْنٌ هَا جَبَتْ لَمْ يَنْزَحْجَهَا  
 كَا حَلَّ كَلَّ جَدِّي عُنْدِي مَكْرُ خَنْزِيرٍ كَا نَ كَلَّ كَا يَتَّقِينَ وَمَا عُنْدِي بِهِ

علماء شام لاہور  
 ترجمہ روو در المختار  
 کوڈنڈ ۱۰  
 ۱۹۶  
 مین ہے ۱۱



یَصْبِرُ مُسْتَهْلِكًا وَلَا يَبْقَىٰ كَذَّابُنِي اِگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونو کہا تا ہوا  
کہ اسکا گوشت کدہ نہ ہو تو حلال ہو جس پر وہ حلوان حلال ہو چو پایا گیا دو کدہ سور کے اسو  
کہ اسکا گوشت متغیر نہیں ہوتا اور جو دودھ اسکا نیست و نابود ہو جاتا ہو اسکا کچھ اثر باقی  
نہیں رہتا ہوا حضرت حنفیہ ذرا اپنے گریبان میں جہانگوانیو زنبک کہا زکیو بیچارے  
غربی موحدین پر ناحق کی تہمت نہ کھڑی کرو خدا سے ڈرو اپنے مذہب کی بات اور دین کے  
ذمہ نہ لگاؤ یہ اعتراض آلیکا گو کہ آپ لوگوں کے استہار میں دین نہیں لیکن جبکہ آپ  
رسالہ اظہار الحق کی عبارت مذکور کے ذریعہ سے موحدین کو جاسا بدنام کرتے پہرے میں  
و شام دیتے رہتے ہیں اور اپنی عاقبت کو خراب کرتے ہیں اسلیو اسکا جواب بھی سنا  
میں دین کو نامناسب سمجھ کر لکھ دیا وَاللّٰہُ یَکْفُرُ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ اِلَّا صِرَاطَ  
ابنِ اِہِمَّ صاحبوں سے یہ پوچھتے ہیں کہ یہ جو آپ کے مذہب کی فقہ کی ہر جہا پہ مصطفیٰ  
کی جلد اول کے صفحہ ۲۹۶ میں اور ہر جہا پہ نو لکھوڑ کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۲  
میں لکھا ہو کہ جو شخص اپنی محرمات ابدی مثل ما اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جان  
نکاح کرے اور صحبت کرے اُن سے تو امام شمس کے نزدیک اسپر حد نہیں آتی یہ مسئلہ حنفیہ  
کا ہو اور حدیث پر چلنے والے اسکو مرد و سب سے نہیں اور ہر جہا پہ مصطفیٰ کی جلد دوسری  
کے صفحہ ۱۲۵ میں اور شرح وقایہ جہا پہ نو لکھوڑ کے صفحہ ۳۴ میں اور کنز الدقائق کلان  
جہا پہ دہلی کے صفحہ ۲۵۰ میں اور فتاویٰ عالمگیری جہا پہ دہلی کی جلد تیسری کے صفحہ ۱۰  
اور رد المحتار جہا پہ نو لکھوڑ کے صفحہ ۳۸ میں اور فتاویٰ عثمانی جہا پہ ایضا کی جلد تیسری  
کے صفحہ ۱۱۰ میں لکھا کہ امام عظمیٰ کے نزدیک چوٹے گواہ گذرانگر پر اپنی عورت کے لیو اور اس سے  
صحبت کرنے والے پر امام شمس کے نزدیک گناہ نہیں یہ مسئلہ حنفیہ کا ہو اور حدیث  
پر چلنے والے اس مسئلہ کو مرد و سب سے نہیں اور جہا پہ مصطفیٰ کی جلد اول کے صفحہ  
۵۵ میں اور شرح وقایہ جہا پہ نو لکھوڑ کے صفحہ ۳۸ میں اور کنز الدقائق مطبوعہ

دہلی احمدی صفحہ ۱۹۲ میں لکھا ہے کہ زیدی بیرون والا اگر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی تو اسکو امام اعظم  
 امام ابو یوسف اور محمد بن زید کا اسکا ہم ذمی کا نہیں ٹھنڈا اسکو قتل نہ کرنا چاہیو یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر مبنی  
 والا اگر کوہ دود و سمجھتو میں اور چلی حاشیہ شرفیہ چہا پڑ نوکشور کو صفحہ ۹۸ میں محیط سے نقل کیا لکھا ہے کہ زیدی عورت ذبیہ  
 کی امام اعظم کو نزدیک حلال طیب ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں اور ہادیہ ترجم فارسی  
 چہا پڑ نوکشور کی جلد چوتھی کو صفحہ ۱۳۸ میں اور شرفیہ چہا پڑ ایضاً کو صفحہ ۳۲۷ میں لکھا ہے کہ قوت صاحب کوئی  
 کو اگر حنفیہ کے نزدیک اسقدر شراب پی لینی جائز ہے کہ شکر کی یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں  
 اور ہادیہ چہا پڑ مصطفائی کی جلد دوسری کو صفحہ ۸۳ میں اور ہادیہ ترجم فارسی چہا پڑ نوکشور کی جلد چوتھی کو  
 ۳۳ میں اور سلو اسکو اور فقہ حنفیہ کی بڑی بڑی کل کتابوں میں لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال  
 ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں اور فتاویٰ قاضی خان کی جلد اول کو صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے  
 کہ تسکین کے نیت سے شت زنی کرنی میں گناہ نہیں ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں  
 فتاویٰ قاضی خان چہا پڑ نوکشور کی جلد اول کو صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی چرپائی یا مردی میں داخل ہو اور اسکو  
 انزال ہو تو نکاح و نہین ٹھنڈا یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں اور فتاویٰ قاضی خان چہا پڑ  
 نوکشور کی جلد چوتھی کو صفحہ ۳۲ میں اور فتاویٰ سرحدیہ کہ فتاویٰ قاضی خان کو حاشیہ پر چلی والو اسکو مسکی جلد تیسری  
 کو صفحہ ۳۸ میں لکھا ہے کہ اگر شراب کو ساتھ قرآن کچھ لے تو بھی مضائقہ نہیں ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو  
 اسکو مرد و سمجھتو میں اور اگر مرد کی کہاں پر قرآن کچھ لے تو بھی مضائقہ نہیں ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی  
 والو اسکو مرد و سمجھتو میں اور ہادیہ ترجم فارسی چہا پڑ نوکشور کی جلد تیسری کو صفحہ ۹۸ میں لکھا ہے کہ دیمان  
 مسلمان اور عربی کو دار الحرب میں مسلمانوں کو کافروں سے مباح لینا منع نہیں ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر  
 چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں اور فتاویٰ قاضی خان چہا پڑ نوکشور کی جلد اول کو صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے کہ جبکہ کوئی چوٹے  
 اور مجبور عورت سے صحبت کرے تو خاوند اسکا تو ان دونوں پر دوزی کی قصاص نہ کفارہ اور کھانا فراہم عظیم کے شکر و  
 فی کہ نہیں ٹھنڈا و نہ ان دونوں کا یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلی والو اسکو مرد و سمجھتو میں اور فتاویٰ  
 قاضی خان چہا پڑ نوکشور کے جلد اول کو صفحہ ۱۰ میں لکھا ہے کہ جبکہ عام کر کے ساتھ چار پائی کو اور نہ انزال ہو

یا جماع کرے مرد کو یا پشت نہی کرے اور نہ زنا زالی ہو یا کچھ سوئے فرج کرے اور نہ زنا زالی ہو تو ان سب تہنیں ورنہ نہیں  
 اور اگر زنا زالی ہو تو روزی کی قضاء ہو نہ کفاره یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والی اس مسئلہ کو مرد و سمجھتے ہیں اور  
 غایۃ الاوطار ترجمہ ردود المحتار چہاں لوگشور کی جلد دوسری کو صفحہ ۴۱۶ میں لکھا ہے حد نہیں مرد غیر مکلف کے  
 زنا کرے یا عورت مکلفہ کے مطلقانہ مرد پر عورت پر اور حد نہیں اس عورت کو سزا نہ کرے یا عورت جس کو نہ کرے یا عورت  
 مرد و عورتی نہی یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والوں کو نزدیک یہ مسئلہ مرد و عورت اور غایۃ الاوطار ترجمہ ردود  
 و المحتار کی جلد چوتھی کو صفحہ ۱۹۶ میں لکھا ہے کہ جو حلو ان سو کر دودہ سے پا لایا گیا ہو اس کا گوشت حلال ہے  
 مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والی اس مسئلہ کو مرد و سمجھتے ہیں اور رد المحتار شرح در مختار چہاں دہلی کو جلد اول  
 کو صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ اختیار کیا ہے اسکو صاحب ایہ نے تہنیں میں پس کہا اگر کسی کی نجس ہوئی پس لکھو کہ  
 فاسخ کو ساتھ خون کو پیشانی اپنی پر اور ناک پر تو جائز ہے و اسطر شفا کو اور ساتھ پیشانی کے بھی لکھا ہے فاسخ کا جا  
 ہے اگر جاننا جاوے کہ اس میں شفا ہے تو مضائقہ نہیں ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والی اس مسئلہ کو مرد و سمجھتے ہیں  
 اور غایۃ الاوطار ترجمہ ردود المحتار کی جلد اول کو صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ کتہ کی کہاں کہاں نماز اور دول بنانا جائز ہے مسئلہ  
 حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والے اسکو مرد و سمجھتے ہیں اسکو جلد تیسری صفحہ ۴۱۶ میں لکھا ہے کہ اگر سنا کر دیکھ لے تو یہ جائز ہے یا  
 خرید کر لے کر یا اسکو تو حیل اور بیع اور شراہا عظم کو نزدیک ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والے اس مسئلہ  
 کو مرد و سمجھتے ہیں اور کتاب کو صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ کتہ کو اپنی ساتھ لٹھا کر دینے کو بغل میں یا کمرے نماز پر نہ  
 درست ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والے اسکو مرد و سمجھتے ہیں اور رد المحتار شرح در مختار چہاں دہلی کو جلد تیسری  
 کے صفحہ ۴۲ میں لکھا ہے کہ جسکو خوف زنا کا ہو اسکو پشت نہی کرنی واجب ہے یہ مسئلہ حنفیہ کا ہے اور حدیث پر چلنے والے  
 اسکو مرد و سمجھتے ہیں۔ اس قسم کے مسائل کتب فقہ حنفیہ کے جہان حضرت کا اعتقاد ہے و بی شمار ہیں یہ حضرات موجدین  
 کا عیب نہ ہو رہی دیکھ لیتے ہیں تو اسکو چار بار سمجھ لیتے ہیں اور اپنی مذہب کا عیب پہاڑ بار دیکھ لیتے ہیں تو اسکو  
 تنکر رہے یا عین غصہ لائے کسی کی وجہ سے پس شجب ہے کہ یہ لوگ ایسی سوئال و امیہ جو کہ باطل و فراق حدیث کے  
 بضاعت ہیں صحیحہ و صحیحانہ ہیں اور جو کچھ محمد مصعبیل کو کہ خبر مضامین قرآن و حدیث کے موافق و مطابق ہیں انھیں  
 آپ کا ذکر جاتی ہیں خیر یہ کیا قصود نہیں ہے ہدایت اللہ کو اختیار ہے واللہ یفعلکم من لیسانہ الی صراط مستقیم  
 اب اگر کوئی حنفی ان سال کو مرد و کتہ کے سبب برا نہی اور خیر نہی تو جواب یہ ہے کہ قسم کو سال دیکھ کر تو خبر حضرت حنفیہ

اہل اسلام میں سے کوئی ہی نہیں پاتا اور یہ سال تو تحقیق ہر دو مہینے لیکن تجتیب ہر کاپ کو نو کتب پر  
 بڑی حنفی علماء تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی عادت صحیحہ کو اپنی کتابوں میں مردود کہہ گئے  
 ہیں کہ خبر بڑی بڑے کا برصا پیش حضرت ابابکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت  
 رضی اللہ عنہم وغیرہ نے عمل کیا ہے جن صاحبوں کو دیکھنا ان مسائل کا منظر ہو تو ہمارے کتاب  
 النظر المبین نے درمعالیات المتقلدین مطبوعہ بارہویہ ص ۱۳۲ پر بیکر صفحہ ۲۲ تا ۲۸ ملاحظہ فرمائے

تمتہ صفحہ ۱۴ سطر ۱۶ متعلقہ آخر میں ناچوان

۵ ہر گلی را رنگ بوی دیگر است - حضرت احمد بن یحییٰ النیری البہاری الملقب بشیخ شرف الدین  
 قدس سرہ کے مکتوب ص ۱۱۰ میں لکھا ہے - اگر خواہد در ہر خطہ صد ہزار ... چون محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم بیاورید و ہر نفسے از انفس ایشان مقام قاب قوسین دہد و جلال او ذرہ زیادت  
 نگرود و اگر خواہد در ہر نفسے صد ہزار ... چون فرعون بیاورید تا دعویٰ ازنا بکم الاعلیٰ کنند  
 جلال کمال او ذرہ کم نگرود و اگر خواہد ہر چہ بر دوسے زمین کافر سے و مشرکیت در دیا و رحمت  
 خلق کند از صفت قہر او ذرہ کم نگرود و اگر خواہد ہر چہ در عالم نبی دلی است ہمہ را در یک سلسلہ قہر  
 کشد و خالد و مخلد اور عذاب الیم بدار و از صفت رحمت او ذرہ کم نگرود و اگر خواہد ہر چہ  
 مکتوب ص ۸۶ و ۸۷ میں لکھا ہے - اگر خواہد در خطہ ہزار ہزار آدم و عالم بیاورید و ہزار  
 ہزار چون حبیب جلیل برگزیدہ در قدرت عرش با ذرہ حقیر برابر است اور نیز انہیں کے  
 مکتوب ص ۱۱۰ میں لکھا ہے - اسی پر اور کسے را کہ کار با جبار سے و قہار سے افتادہ است کہ  
 اگر بہشت بہشت را عین دوزخ گرداند و دوزخ را عین بہشت و از نیا نہ کہیہ کلیہ برآرد و از بہشت  
 ... کہیہ سار ذرہ ملک ملکوت الیاس ملکی از سر بر کشد و شباطین ملوث را خلعت ملکی در پوشا  
 و تاج قدسی بپوشد و محمد را کہ خاتم رسالت بود صلی اللہ علیہ وسلم و عیسیٰ را کہ سرحدیہ  
 طہارت بود و یحییٰ را کہ ہرگز نہ نمرود و نہ اندیشیدہ در یک سلسلہ بند و آزادہ قہر بر سر ایشان  
 راند و خالد و مخلد و دوزخ برآرد و از کسے نہ اندیشد و از کسے پاک ندارد و یک دفعہ

یہ مکتوبات  
 سنہ ۱۲۸۰  
 جون سنہ ۱۲۸۰  
 لکھنؤ  
 سنہ ۱۲۸۰

ظلم بردہ میں عدل نشیندہ چونکہ جاسے قرار دیا گیا بود و پھر دوسے دعوت خود بینی بود بحال اللہ  
 مولوی محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تو الدجل جلالہ کی عظمت اور شان اور کبریائے اور  
 جلال لوگوں نے ظاہر کرنے کے لیے اپنی کتاب تقویتہ الایمان کے صفحہ ۳۲ میں صرف اتنا کہ  
 لکھا ہے کہ خدا چاہے تو ایک آن میں جبریل و محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کرداروں  
 پیدا کر ڈالے جبہ آپ لوگوں نے مولوی محمد اسماعیل پر بے دھڑک کفر کا فتوے  
 لگا دیا اور اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا ذرہ بہہ اندیشہ نہ کیا لیکن دیکھا چاہیے  
 کہ یہ حضرات اب حضرت نظام الدین صاحب لی رزی زرخش اور حضرت شیخ سعدی شیراز  
 اور حضرت امام محمد غزالی صاحب اور حضرت شیخ فریدون عطار کہ جنکے عبارتیں پہلے  
 گذر چکے ہیں خصوصاً حضرت احمد بن یحیی النیسری الملقب بے شیخ شرف الدین صاحب  
 ولی رحمۃ اللہ علیہ کہ جنکے عبارتیں الدجل جلالہ کی عظمت اور شان اور کبریائی اور جلال  
 لوگوں سے ظاہر کرنے کے لیے مولوی محمد اسماعیل کی عبارت سے ہے کہ درجہ برتر کر  
 ہیں ان کے حق میں یہ حضرات اپنی زبان مبارک سے کیا ارشاد فرماویں گے ؟  
 اور کیا فتوے دینگے

### نقل اخبار و کٹوریہ پیر سیالکوٹ مطبوعہ مقبہ دوم اکتوبر ۱۸۸۲ء

برسون اتوار کو مقام بھل شہید میں اسلام کے دو نو قریق مقلد اور غیر مقلد مذہبی مناظر کے  
 لیے جمع ہوئی اس موقع پر نہ صرف اہل اسلام کثرت کو ساتھ موجود تھے بلکہ بہت سی ہندو اور عیسائی بھی  
 تھے جن کے مجمع صاحب مجسٹریٹ ضلع کی اجازت حاصل کرنے کے بعد ہوا تھا اور صاحب مجسٹریٹ نے  
 پولیس کو ذمہ دار کر دیا تھا کہ قسم کا خاد نہواور نہ کوئی شخص کسی فریق کے بزرگان دین یا پیشین  
 کے نسبت کوئی توہین آمیز کلمہ کہنے پاوے تھوڑے عرصہ سے یہاں ایک بغدادی مولوی  
 صاحب فرقہ مقلد شریف شریف لالھی ہوئے ہیں اور انہیں کے اندر اس قسم کا مجمع ہوا  
 مقلدین سب سے پہلے یہ شرط قائم کرنی چاہی کہ اگر کسی فریق یا ادب کے مذہب کے نسبت

کوئی کلمہ توہین آمیز کہا جاوے تو ہفتا شاہ عدالت میں نہ ہو غیر مقلدین نے کہا کہ مناظرہ میں اس قسم  
 کے کلمات ہی زبا پر نہ لائے جاویں جنہیں کسی کے مذہب کے توہین ہو یا کسی دکنو رنج پونے لالہ  
 تامل پولیس انسپکٹر نے کہا کہ اگر کوئی فریق کیسی نسبت کوئی کلمہ توہین کا کہو گا یا کوئی ایسے حرکت  
 کرے گا جس سے صورت بلو کی پائی جاوے گی تو قبل اسکے کہ فریقین میں سے کوئی ہفتا شاہ کرے  
 پولیس ضابطہ کی کارروائی کریگے۔ انسپکٹر پولیس کے یہ ایک قانونی اور عمدہ اثر ڈالنے والے  
 گفتگو تھی جبکو دکنو رپ سپر دل سے پسند کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ جلد پولیس انسپکٹر دن کے  
 ایسے ہر خیالات ہوں اسکے بعد فریقین کے درمیان یہ شرط قرار پائے کہ جب تک ایک مباحثہ  
 کی تقریر ختم نہ ہو جائے دوسرا فریق جواب نہ دینے پائی اس شرط پر اول مقلد فرقہ کے ایک مباحثہ  
 نے تھوڑی کچھ گفتگو کی اور جب وہ گفتگو ختم کر چکے اور دوسرے فریق کے ایک مباحثہ کو دینے  
 کی اجازت دی تو آپہ اسنے تھوڑے سے تقریر کے تھے کہ اُسے جواب ملا کہ جو کچھ آپ  
 کو جواب دینا ہے آیت اور حدیث کو حوالہ سے بھیجیں سپر مل چ گیا اور تالیان بچے شروع  
 ہوئیں۔ دکنو رپ سپر کا اڈیٹر افسوس کرتا ہے کہ غیر مقلد مباحثہ کے خیالات اسکے دل  
 ہی دلیں رہے اور وہ اُنکو ظاہر نہ کر سکا۔ دوسری دکنو رپ سپر کا اڈیٹر غیر مقلدین کے  
 اس سوال کا جواب جو مقلدین کی طرف سے ہوا کہ پر دیا جاتا کسی مذہبی اخبار میں شہر نہ  
 ضرور سمجھتا ہے کہ امت محمدیہ میں اگر کسے دیگر امر میں اختلاف ہو تو اسکا فیصلہ  
 کس طرح ہونا چاہیے تاکہ عوام الناس اور مذہب لوگوں کو اس پر منصفانہ رائے قائم  
 کرنے کا موقع ملے۔ شکر کا مقام ہے کہ اس مناظرہ میں گوسامعین کو کچھ لطف  
 پہنچ آیا اگر کسے قسم کا دنگہ یا فساد نہیں ہونے پایا مگر تاہم جس مجمع میں اس ہزار  
 مختلف المذاہب آدمیوں سے زیادہ موجود ہوں دسٹرک سپرٹنڈنٹ  
 پولیس اور کسے بورو میں مجسٹریٹ کا موجود ہونا بہت ضرور تھا اور ایسے  
 بڑے مجمع میں خاصکر اس لحاظ سے کہ وہ مذہبی بحث کیواسطے ہوا تھا صرف ایک

ایک مسلمان دہشتی انکسٹر اور ایک ہندو کورٹ انکسٹر اور خدپسا جتھون اور کانسٹیبلوں  
 کا موجود ہونا کافی نہ تھا جو وقت مباحثین شہر میں واپس تشریف لائے باوجود  
 سیٹی پولیس کے کانسٹیبل ساتھ موجود تھے مگر بازار میں بغیر تقلید کے  
 نسبت ڈکونکا ایک بڑا ہجوم طرح طرح کے بولیاں بولتا جاتا تھا۔  
 کیا یہاں فرض نہ تھا کہ اون اڑکون کو ایسے فرخ فاف  
 سے روکتی اس آرٹیکل کے اخیر پر ڈکون پر پیر عرض کرتا ہے  
 کہ ہمارے ملکی سناٹوں کے اصول نہایت ناست  
 اور مذہب بے چارے اور ساجین  
 فیض بن چاچا کے گڑبہ کو بے عمدہ  
 نتیجہ چاکرین کے نتیجے  
 کی نسبت

کوئی ظالم کلام زبان پر نہیں فقط

### تاریخ طبع اور موسیٰ کوٹو محمد مبارک علی سلمہ الدلولی

حق کی طرف سے طاقت و یا راہی اندون	کیا رعب دشمنوں پہ ہمارا ہے اندون
ای ہونان ہونڈہ کہ اپنے نصیب کا	چمکا ہوا بند ستارا ہے اندون
کیا غیرت قمر ہے جہاں پر چمک رہا	حیرت نکمر کو چرخ نے مارا ہے اندون
یہ اختر برین ہے اوج قلوب پر	یہ سپندہ عدد میں شرارہ ہے اندون
کہتے ہیں لوگ اس کو ستارہ چمکے	بیشک چھ اہل دین کا سہارا ہے اندون
نظاہر کیے صلاح کہ دشمن لبہ الم	مصصام تا تہہ دین لیے مارا ہے اندون



یون ہی اگرین پاؤن سپارہو اندون اعد کی سرکشی کا بھ چارہ ہے اندون کیا خوب ہی جواب کرارہ ہے اندون بحر محمدی کا کنسارہو اندون اس سرخودی میں بسکہ خسارہو اندون حسن محمدی کا نظارہ ہے اندون تبصیر پر ہے تم کو گذارہو اندون قرآن حدیث ہم کو پیارہ ہے اندون غش دشمنونہ دل نے پکارہو اندون	کیا حوصلہ ہو دشمن باحق شناس کو قدرت ہو حوصلہ دیا ہم کو قدیر نے انصاف کی نظر سو کوئی دیکھو گراسے ایہ مومنون خدا کے لیے ملے پیرلو کس کشمکش میں تم کو لگایا ہو نفس نے بعد ذرا حجاب تو آنکھوں سے کہو لی شاید کہ گوش زد نہیں نشو و کی صدا سب بہائیوں سے کہلکا مبارک کھی جواب جب فکر سال طبع ستارہ ہوئی مجھی
---	--

### ایضاً ولہ

مادی و بہنا ہے ستارہ محمدی ہر درد کی دوا ہے ستارہ محمدی اعجاز مصطفیٰ ہے ستارہ محمدی جب سے چمک رہا ہے ستارہ محمدی بار و گر چھپا ہے ستارہ محمدی ہر جا خریدتا ہے ستارہ محمدی نام اسکا پرہدا ہے ستارہ محمدی انوار کبریا ہے ستارہ محمدی جب سے کہ رونما ہے ستارہ محمدی اک جنس ہے بہا ہے ستارہ محمدی اک نور و ضیاء ہے ستارہ محمدی	تسلیمت اوں کیا ہے ستارہ محمدی ایک نسخہ شفا ہے ستارہ محمدی پائی اس سوکشتہ تغلید زندگی تغلید یون کا اختہ تغلید پست ہر بصحت و کتابت خوش کا غذ نفیس اودال تا بقدری جان نہی کہ اہل حق تالیف محی دین ہو یہ نسخہ عجیب نور ہدایت تو ہیں پائے صحاب دین کیا مومنون کا رو سے منور ہو خوشنما کیا پوچھتے ہو اسکا بھ اہل اشتیاق سرکاش کہ تو اے مخالف ہو سال طبع
--	---

# تاریخ طبرغراد شیخ محی الدین کا آخر کتب مؤلف رسالہ ہذا

ہر جا پہ جلوہ گر ہو ستارہ محمدی  
نام اسکا مستحضر ہے ستارہ محمدی  
لیتا وہ جلد تر ہے ستارہ محمدی  
کرتا اسو اثر ہے ستارہ محمدی  
بس اسکا راہبر ہے ستارہ محمدی  
رد اسکا لبر ہے ستارہ محمدی  
بی شیعہ معتبر ہے ستارہ محمدی  
کھوے عجیب ہے ستارہ محمدی  
لیتا وہ دیکر نہ ہے ستارہ محمدی  
پڑتا وہ بخیر ہے ستارہ محمدی  
نشا دان وہ دیکھ کر ہے ستارہ محمدی  
جیسا کہ خوب تر ہے ستارہ محمدی  
ہشیک اسکی حق میں ہے ستارہ محمدی  
کیا دین کا فخر ہے ستارہ محمدی  
پڑتا وہ شرک اگر ہے ستارہ محمدی  
دیتا اسو ضرر ہے ستارہ محمدی  
صمصام پر پتر ہے ستارہ محمدی  
صمصام کا اثر ہے ستارہ محمدی  
دیکھ جی نظر ہے ستارہ محمدی  
بس دین کا فخر ہے ستارہ محمدی

چمکا جھان پر ہے ستارہ محمدی  
صمصام قادی کا ہے کیا خوب جواب  
قرآن حدیث کا ہے جو تابع بصدد یقین  
جب دیکھتا اسو ہے مخالف بصدد الم  
رہتا ہو شرک و کفر میں جو شخص مبتلا  
صمصام قادی ہو جو چاہا کیا بیان  
مضمون اسکا دیکھو مسلمانوں بھرتی  
انصاف کی نظر سو مخالف اگر پڑے  
دیکھ کر جو کوئی ہے جب اہل دین سو  
توحید حق کا جو کہ ہو طالب جہان میں  
جواہل دین توجہ کر قول رسول کا  
ایسا نہ دیکھا ہو گا رسالہ سعید میں  
انصاف جسکو دلیں دیکھ کر جو نہ میں  
انصاف جسکو دل میں ہے کہتا ہو بالضرور  
صمصام اور سنان کا کافی ہے جو جواب  
کہا کہا کی مال کسی کا پہلا ہی پیٹ جیسا  
صمصام اور سنان کا خاکہ اور اسو خوب  
صمصام والا دلیں پھر دیکھا با یقین  
کر ختم اس سیالے کو ای محی دین اب  
تاریخ سر سے لطف کے لکھی مجھ سے

ستارہ اس سال کو بی اجازت مؤلف کوئی نہ چاہیے اور جلد کر کسی نسخہ کو بکود کار ہونا تو شیخ محی الدین کا جو کتب کے لئے لکھا گیا ہے